118100-امت کے علاوہ کوئی فعل کب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہوگا ؟

سوال

بعض اوقات علماء کرام کہتے ہیں کہ یہ فعل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے، مثلا : لونڈی کا دف بجاتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سننا، اس موضوع کی کیا دلیل اور اصول ہے، کیونکہ جب ہم مخالف کو کہتے ہیں کہ یہ فعل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص تھا تو وہ کہتا اس کی دلیل کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اصل یہی ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے وہ اپنی امت کے مشروع ہے، اور بغیر دلیل کے کسی کو یہ کہنا جائز نہیں کہ یہ فعل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہے، اور یہ دلیل بھی صحیح ہونی چاہیے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{یقینا تمہارے لیے رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) میں بہترین نمونہ ہے}.الاحزاب (16).

اس اصل پر عمل کرتے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال میں آپ کی اقتدا اور پیروی کرتے تھے، اور وہ آپ سے دریافت نہیں کرتے تھے کہ آیا یہ فعل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہے یا نہیں ؟ اس کی دلیل درج ذیل روایت ہے :

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور دوران نماز ہی اپنے جوتے اتار دیے تو لوگوں نے بھی اپنے جوتے اتار دیے اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

"تم نے اپنے جوتے کیوں اتارے ؟

تو صحابہ نے عرض کیا : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ کو اپنے جوتے اتارتے دیکھا تو ہم نے بھی اتار دیے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"میرے پاس جبریل امین آئے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ اس کے ساتھ گندگی لگی ہوئی ہے، اس لیے جب تم میں سے کوئی شخص مسجد آئے تو وہ اپنا جوتا پلٹ کر دیکھے اگر اسے کوئی گندگی نظر آئے تو وہ اسے زمین کے ساتھ پونچھ دے اور پھر اس میں نماز ادا کرلے"

مسند احمد (17/242-243) اس حدیث کو سند کے محققین حضرات نے صحیح کہا ہے.

بلکہ جب بعض صحابہ نے ایک فعل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خصوصیت کے ساتھ منسوب کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر ناراض ہوئے.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں صبح کے وقت جنبی ہوؤں اور روزہ رکھنا چاہوں تو کیا کروں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" میں بھی صبح جنابت کی حالت میں کرتا ہوں اور روزہ رکھنا چاہتا ہوں تو غسل کر کے روزہ رکھ لیتا ہوں "

تو اس شخص نے کہا : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہماری طرح تو نہیں ، اللہ تعالی نے تو آپ کے اگلے اور پچھلے سارے گناہ معاف کر دیے ہیں ، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ ناراض اور غصہ ہوئے اور فرمایا :

" اللہ کی قسم میں امید کرتا ہوں کہ میں تم میں سے سب زیادہ اللہ کی خشیت والا بنوں ، اور جس کی میں پیروی کرتا ہوں اس کا تم میں سب سے زیادہ علم رکھوں "

سنن ابوداود حدیث نمبر (2389) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابوداود میں اسے صحیح قرار دیا ہے .

ابن حزم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" کسی بھی فعل کے متعلق جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہو اسے بغیر کسی نص کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ ایسا کہنے والے شخص پر ناراض ہوئے تھے ، اور جو چیز بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غضبناک کرے وہ حرام ہے " انتہی .

دیکھیں : الاحکام فی اصول الاحکام (433/4).

اور ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" اصل میں احکام میں امت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہے ، الا یہ کہ جسے کوئی دلیل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص کر دے ، اسی لیے ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا تھا :

" آپ باہر جائیں اور سر منڈانے اور اپنا جانور قربان کرنے سے قبل کسی سے بھی بات نہ کریں "

ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کو معلوم تھا کہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و پیروی کرینگے " انتہی

دیکھیں : زاد المعاد (307/3).

شیخ صالح بن الفوزان سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

کیا چیز ثابت اور واضح کرتی ہے کہ یہ چیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہے ؟

شیخ کا جواب تھا :

"اصل یہی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جولائے اور کیا ہے وہ آپ اور آپ کی امت کے لیے عام ہے، لیکن وہ چیز جس کی خصوصیت کی دلیل ثابت ہوجائے کہ یہ چیز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے، اس لیے خصوصیت کے لیے دلیل کا ہونا ضروری ہے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

یقینا تمہارے لیے رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) میں بہترین نمونہ ہے الاحزاب (21) "انتہی.

دیکھیں : المنتقی من فتاوی الشیخ الفوزان (369/5) سوال نمبر (488).

دوم :

جواحکام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہیں ان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بغیر مہر اور ولی کے شادی کرنا، اور چار سے زائد بیویاں رکھنا، اور ایک دن سے زیادہ تسلسل کے ساتھ روزہ (وصال) رکھنا شامل ہے.

ابن حزم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اس کے بعد کسی کے لیے بھی جائز نہیں کہ وہ بغیر دلیل کے یہ کہتا پھرے کہ یہ فعل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے مثلا : عورت کا اپنے آپ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہبہ کرنے والی کی نص جو درج ذیل فرمان باری تعالی میں ہے :

.{خالصتا آپ کے لیے مومنوں کے علاوہ}.

اور مثلا : روزوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال کرنا یعنی یعنی مسلسل روزہ رکھنا اور آپ کا صحابہ کرام کو ایسا کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمانا :

"یقینا میں تمہاری طرح نہیں ہوں"

اور مثلا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نیند کر کے وضوء کی تجدید نہ کرنا، اور جب اس کے متعلق آپ سے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا :

"میری آنکھیں تو سوتی ہیں، لیکن میرا دل نہیں سوتا"

جیسا ہم نے بیان کیا ہے جس میں وضاحت ہو تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے، اور جس کے متعلق کوئی نص نہ ہو جیسا ہم کہہ چکے ہیں تو ہمارے لیے اس فعل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا جائز ہے، اور اس میں ہمیں اجر وثواب حاصل ہوگا، اور ہمیں یہ بھی حق ہے کہ ہم اسے چھوڑ دیں لیکن اس میں بے رغبتی نہ کریں، تو ہمیں کوئی گناہ نہیں ہوگا، اور نہ ہی اجر ملے گا "انتہی

دیکھیں : الاحکام فی اصول الاحکام (433/4).

رہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں لونڈی کی دف بجانے والی حدیث کا مسئلہ تو یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص نہیں، اور نہ ہی اس خصوصیت کی حدیث میں کوئی دلیل پائی جاتی ہے.

بریدہ بن حصیب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوہ کے لیے گئے اور جب واپس آئے تو ایک سیاہ رنگ کی لونڈی آئی اور کہنے لگے : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالی نے آپ کو صحیح سلامت واپس لوٹایا تو میں آپ کے سامنے دف بجاؤنگی اور اشعار کہوں گی.

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا :

"اگر تو تم نے نذر مان رکھی ہے تو پھر دف بجاؤ اور اگر نہیں مانی تو نہ بجاؤ"

تو وہ دف بجانے لگی اور ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ آئے تو وہ دف بجاتی رہی، پھر علی رضی اللہ تعالی عنہ آئے تو بھی وہ دف بجاتی رہی، پھر عثمان رضی اللہ تعالی عنہ آئے تو بھی وہ دف بجاتی رہی، اور پھر عمر رضی اللہ تعالی عنہ آئے تو اس نے دف اپنے سرین کے نیچے رکھ لی اور اس کے اوپر بیٹھ گئی.

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اے عمر یقینا شیطان تم سے ڈرتا ہے، میں بیٹھا ہوا تھا اور یہ لونڈی دف بجا رہی تھی، تو ابو بکر آئے تو بھی یہ دف بجاتی رہی، اور پھر علی آئے تو بھی یہ دف بجاتی رہی، پھر عثمان آئے تو بھی دف بجاتی رہی، اے عمر جب تم آئے تو اس نے دف پھینک دی"

سنن ترمذی حدیث نمبر (3690) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"حدیث صحیح ہے، اور اس کی دو وجہیں ہیں :

پہلی وجہ :

ہوسکتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے مباح نذر کی بنا پر مباح کیا ہو؛ تا کہ اس کا دل رہ جائے اور اس کا ایمان اور زیادہ اور قوی ہو، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سلامتی کی بنا پر اس کے سرور و فرحت میں اضافہ ہو.

دوسری :

ہوسکتا ہے یہ نذر قرب کے لیے ہو کیونکہ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سلامتی کے ساتھ واپسی اور دشمن پر غالب ہو کر آنے کی وجہ سے سرور و خوشی پائی جاتی ہے، اللہ تعالی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ان کے دین کو غالب کیا، اور یہ افضل تقرب ہے اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نذر کو پورا کرنے کا حکم دیا" انتہی.

دیکھیں : اعلام الموقعین عن رب العالمین (320/4).

اور عراقی رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

" بعض اوقات کسی اچھے مقصد کے لیے دف بجائی جاتی ہے مثلا یتیم بچی کی شادی میں والدین کی کمی دور کرنے کے لیے دف بجانا، اور کسی ایسے شخص کی سلامتی کی خوشی میں دف بجانا جس کا فائدہ مسلمانوں کو ہو، اس عورت کا دف بجانا بھی اسی میں شامل ہوتا ہی جو بلاشک مباح ہے" انتہی

دیکھیں: طرح التثریب (56/6).

اور زکریا انصاری کا کہنا ہے:

"شادی اور ختنہ وغیرہ کے موقع پر سرور وخوشی اور فرحت کے اظہار کے لیے دف بجانا مباح ہے، مثلا عید کے دن اور کسی مسافر کی واپسی پر.. اور مندرجہ بالا لونڈی والی حدیث بھی ذکر کی ہے" انتہی

دیکھیں: اسنی المطالب (344/4).

اور الموسوعۃ الفقھیۃ میں لونڈی والی حدیث پر تعقیبا درج ہے:

"کسی غائب اور مسافر کی واپسی کے موقع پر سرور وخوشی کی تاکید کے لیے گانے کی اباحت میں نص ہے" انتہی

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (93/4).

آپ دیکھتے ہیں ان علماء کرام نے کسی غائب و مسافر کی واپسی کے موقع پر دف بجانے کو مباح کہا ہے، خاص کر جب یہ مسافر شخص مسلمانوں کے لیے بہت مفید ہو.

لیکن یہ اباحت صرف دف بجانے کے ساتھ ہی مقید ہے اور اس میں دوسرے آلات موسیقی شامل نہیں ہونگے، اور پھر یہ ان حالات میں ہی مقید ہے جن کا ذکر حدیث میں وارد ہے.

مزید آپ سوال نمبر (20406) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم.